ترتیبِ مصحف ایک جائزہ

(حافظ سید ظفر علی، دارالسلام عمرآباد)

آخری قسط

آپکو حکم تھا کہ جمع قرآن کے بعد جس طرح آپکو قرآن سنایا جائے اس طرح آپ اسکو پڑھیں۔ اس حکم کا لازمی تقاضا ہے کہ حضورؐ نے امت کو اس ترتیب کے مطابق سنایا ہو جس پر اس کی آخری قرأت ہوئی اور یہ ترتیب وہی ترتیب ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔

یہ ساری باتیں قرآن مجید سے ثابت ہیں اور ان کی تصدیق روایات سے بھی ہوتی ہے چنانچہ آنحضرتؐ قرآن کی پوری پوری سورتیں لوگوں کو سناتے جو بغیر اس کے ممکن نہیں کہ وہ اس خاص ترتیب پر آپکو سنائی گئی ہوں۔ صحابہ اسی ترتیب پر قرآن سنتے اس کو محفوظ کرتے اور اس کی پابندی کرتے۔ [1]

علامہ مودودیؒ رقمطراز ہیں؛

"ترتیب قرآن کے سلسلہ میں یہ بات بھی ناظرین کو معلوم ہونی چاہیئے کہ یہ ترتیب بعد کے لوگوں کی دی ہوئی نہیں ہے بلکہ خود اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تحت نبیؐ ہی نے قرآن کو اس طرح مرتب فرمایا تھا۔ پھر اسی ترتیب سے آپ خود بھی نماز میں اور دوسرے مواقع پر قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔ اور اسی ترتیب کے مطابق صحابہ کرام بھی اس کو یاد کرتے تھے لہٰذا یہ ایک ثابت شدہ تاریخی حقیقت ہے کہ قرآن مجید کا نزول جس روز مکمل ہوا اس روز اس کی ترتیب بھی مکمل ہو گئی جو اس کا نازل کرنے والا تھا وہی اس کا مرتب کرنے والا بھی تھا۔ جس کے قلب پر وہ نازل کیا گیا اسی کے ہاتھوں اسے مرتب بھی کرا دیا گیا۔ کسی دوسرے کی مجال نہ

---

[1] تفسیر سورۂ قیامہ مترجم مولانا امین احسن اصلاحی

تھی کہ اس میں مداخلت کرتا"۔ [1]

ان کے علاوہ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

"الاصح ان ترتیب السور توقیفی ایضاً وان کانت مصاحفهم مختلفة قبل العرضة الاخیرة التی علیها مدار جمع عثمان"۔ [2]

صحیح بات یہی ہے کہ سورتوں کی ترتیب بھی توقیفی ہے۔ گرچہ کہ ان کے صحیفے آخری دورہ سے قبل مختلف تھے اور عرضۂ اخیرہ پر ہی جمع عثمان کا دار و مدار تھا۔

ملا عبد العلی بحر العلوم شرح مسلم الثبوت میں لکھتے ہیں:

"اجمع اهل الحق علی ان ترتیب الای کل سورة توقیفی بامر الله و بامر الرسول والمحققون علی ان ترتیب السور من امر رسول الله صلی الله علیه وسلم"۔ [3]

تمام علماء اہل حق کا اجماع ہے کہ تمام سورتوں کے آیتوں کی ترتیب اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے ہے یعنی توقیفی ہے اور محققین علماء کا خیال ہے کہ سورتوں کی ترتیب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہے۔

علامہ زرکشی تحریر فرماتے ہیں:

"لترتیب وضع السور فی المصحف اسباب تطلع علی انه توقیفی صادر عن حکیم احدها بحسب الحروف کما فی الحوامیم و ثانیها لموافقة اول السورة لآخر ما قبلها کآخر الحمد فی المعنی و اول البقرة و ثالثها للوزن فی اللفظ کآخر تبت و اول الاخلاص ورابعها لمشابهة جملة السورة لجملة الاخری مثل والضحی والم نشرح"۔ [4]

ترتیب سور کے توقیفی ہونے کے چند دلائل ہیں۔ پہلی دلیل حروف کے اعتبار سے قرآن کی ترتیب ہے جیسے حوامیم۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ سورہ کی ابتداء ما قبل کی سورۃ کے آخر سے موافق ہے۔ تیسری دلیل لفظوں کے وزن کا ہے۔ اور چوتھی دلیل یہ ہے کہ پوری سورۃ ما قبل کی سورۃ کے مضمون سے ہم آہنگ ہے۔

1۔ تفہیم القرآن ج ۱ ص ۲۸ ۔ 2۔ مرقات ج ۲ ص ۶۲۳
3۔ شرح مسلم الثبوت ج ۲ ص ۱۲/۱۱ ۔ 4۔ البرہان فی علوم القرآن

اس کے بعد ان محققین نے اپنے مخالفین کے دلائل کا تنقیدی جائزہ لے کر ان کا جواب دیا ہے جمہور جو سورتوں کی ترتیب کے غیر توقیفی ہونے کے قائل ہیں۔ ان کے بارے میں علامہ زرکشی فرماتے ہیں کہ ترتیب سور کے اجتہادی اور توقیفی ہونے کے بارے میں علماء کا اختلاف لفظی ہے۔

" والخلاف یرجع الی اللفظ لان القائل بالثانی یقول انه رمز الیهم بذلك بعلمهم باسباب نزوله و مواقع کلماته " [1]

اور اختلاف دونوں فریقین کے درمیان لفظی ہے۔ اس لئے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ سورتوں کی ترتیب غیر توقیفی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف اس کام کو سونپا اس لئے کہ ان کو اسباب نزول اور مواقع کلمات کا علم تھا۔

جمہور نے جو دلائل پیش کئے ہیں ان میں حضرت حذیفہ رضؓ اور حضرت ابن عباس رضؓ کی روایات ہیں۔ حضرت حذیفہ کی حدیث اس سے پہلے گذر چکی اور اس کے متعلق قاضی عیاض کا بھی قول گذر چکا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے ابو بکر باقلانی کے قول کا حوالہ دیا ہے اس کے بعد قاضی ابو بکر باقلانی فرماتے ہیں:

" واما من قال من اهل العلم ان ذلك بتوقیف من النبی صلی الله علیه وسلم کما استقل فی مصحف عثمان وانما اختلفت المصاحف قبل بیلغهم التوقیف فیتأول قراءته صلی الله علیه وسلم النساء ثم ال عمران هنا علی انه کان قبل التوقیف والترتیب۔ قال ولا خلاف انه یجوز للمصلی ان یقرأ فی الرکعة الثانیة سورة قبل التی قرأها فی الاولی ۔ ۔ ۔ " [2]

دوسری بات یہ کہ حضرت حذیفہ رضؓ کی حدیث مضمون کی تنہا ایک روایت ہے۔ ذخیرۂ احادیث میں تلاش بسیار کے باوجود کوئی ایسی روایت نہ مل سکی جس سے اس مضمون کی تائید ہوتی ہو بلکہ اس کے برعکس خود حضرت حذیفہ رضؓ سے مستدرک، حاکم، سنن ابی داؤد اور شرح معانی الآثار میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ ایسی روایت موجود ہے جس میں ان سورتوں

---

[1] البرہان نوع ۱۴ [2] نیل الاوطار ج ۲ ص ۲۳۰ مطبوعہ دار الحدیث القاہرہ۔

[redacted]

کی ترتیب مصحف کی موجودہ ترتیب کے بالکل مطابق ہے۔ مستدرک حاکم کے الفاظ یہ ہیں:

من حذیفۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رمضان فی حجرۃ فقام فکبر ثم افتتح البقرۃ فقلت یبلغ راس المائۃ ثم قلت یبلغ راس المائتین قال ثم ختمہا ثم افتتح ال عمران فقرأہا ثم افتتح النساء فقرأہا...."[1]

سنن ابی داؤد میں ایک مرفوع حدیث نقل ہوئی ہے اس میں بھی سورۃ بقرہ کے معاً بعد سورۃ آل عمران کا ذکر کیا گیا ہے جس سے مذکورہ بالا باتوں کو مزید تقویت پہونچتی ہے۔ روایت ہے۔

عن عوف بن مالک الاشجعی قال قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فقام فقرأ سورۃ البقرۃ ثم رکع بقدر قیام ثم سجد بقدر قیامہ ثم قام فقرأ بآل عمران ثم قرأ سورۃ سورۃ"[2]

دوسری روایت حضرت ابن عباس کی ہے۔ اس پر ناقدین حدیث نے کئی حیثیات سے سخت کلام کیا ہے۔ "سند کے اعتبار سے اس میں یہ خرابی ہے کہ تمام طرق "عوف بن ابی جمیلہ" سے چلتے ہیں اور اس کا یہ حال ہے کہ ابن مبارک نے اس کو قدری شیعی کہا ہے[3] پھر اسی کتاب میں اسی صفحہ پہ میزان الاعتدال کے حوالے سے اس کو رافضی لکھا ہے ایک اور خرابی اس روایت میں یہ کہ "یزید الفارسی" مجہول شخص ہے۔ چنانچہ تہذیب التہذیب جلد یازدہم میں ہے یحیٰی ابن سعید لم یعرفہ۔[4]

مناع القطان اس پر مناقشہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" یدور اسنادہ فی کل روایاتہ علی "یزید الفارسی" الذی یذکرہ البخاری فی الضعفاء وفیہ تشکیک فی اثبات البسملۃ فی اوائل السور کان عثمان کان یثبتہا برأیہ

---

[1] حاکم، المستدرک ج ۱ ص ۳۲۱ تحقیقات سنہ ۱۹۸۹ء

[2] سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ بحوالہ سابق۔

[3] ملاحظہ ہو تہذیب التہذیب ج ۸ ص ۱۶۷ بحوالہ عہد نبوی میں قرآن مجید کی تدوین و ترتیب از مولانا بدرالدین صاحب علوی دارالعلوم دیوبند سنہ ۱۹۵۱ء [4] بحوالہ سابق۔

قال فيه الشيخ احمد شاكر فی تعليقه عليه بمسند الامام لا اصل له"۔[1]

(۱) ان حديث ابن عباس هذا غير صحيح لان الترمذی قال فی تخريجه انه حسن غريب لا يعرف الا من طريق يزيد الفارسی عن ابن عباس و يزيد هذا مجهول الحال فلا يصح الاعتماد علی حديثه الذی انفرد به فی ترتيب القرآن۔

(۲) انه علی فرض صحته يجوز ان جواب عثمان لابن عباس كان قبل ان يعلم بالتوقيف ثم علمه بعد ذلك"۔[2]

علامہ طیبی حضرت ابن عباس کے سوال کی توجیہ اس طرح بیان کرتے ہیں:

"قال الطيبی توجيه السوال ان الانفال ليست من السبع الطوال لقصرها عن المائين لانها سبع وسبعون آية وليست غيرها لعدم الفصل بينها و بين براءة فاجاب عثمانؓ بما يشبه كل ما وجده فعلم من جوابه ان الانفال والبراءة نزلنا منزلة سورة واحدة وكملت السبع الطوال لهما"۔[3]

دوسرا قول جو ابن عطیہ کا ہے اس کا جواب مناع قطان اس طرح دیتے ہیں۔

"الذی يری ان بعض السور ترتيبها توقيفی و بعضها ترتيبه اجتهادی فان ادلته ترتكن علی ذكر النصوص الدالة علی ما هو توقيفی۔ اما القسم الاجتهادی فانه لا يستند الی دليل يدل علی ان ترتيبه اجتهادی"۔[4]

امام بیہقی جن کی طرف علامہ سیوطیؒ کا بھی میلان ہے علامہ آلوسیؒ ان کا جواب یہ دیتے ہیں:

"ذهب البيهقی الی ان جميع السور ترتيبها توقيفی الا براءة والانفال ولله انشرح صدر الامام السيوطی لما ضاق ذرعا عن الجواب۔ والذی ينشرح له صدر هذا الفقير هو ما انشرحت له صدور الجمع الغفير من ان ما بين الدفتين الآن موافق لما فی اللوح من باقی

---

[1] مباحث فی علوم القرآن مناع قطان ص ۱۴۴ [2] مناہل العرفان فی علوم القرآن

[3] حاشیہ ترمذی ص ۱۳۴ [4] مباحث فی علوم القرآن مناع القطان۔